استخارہ

کتاب و سنت کی روشنی میں

www.KitaboSunnat.com

تالیف

عمر فاروق قدوسی

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

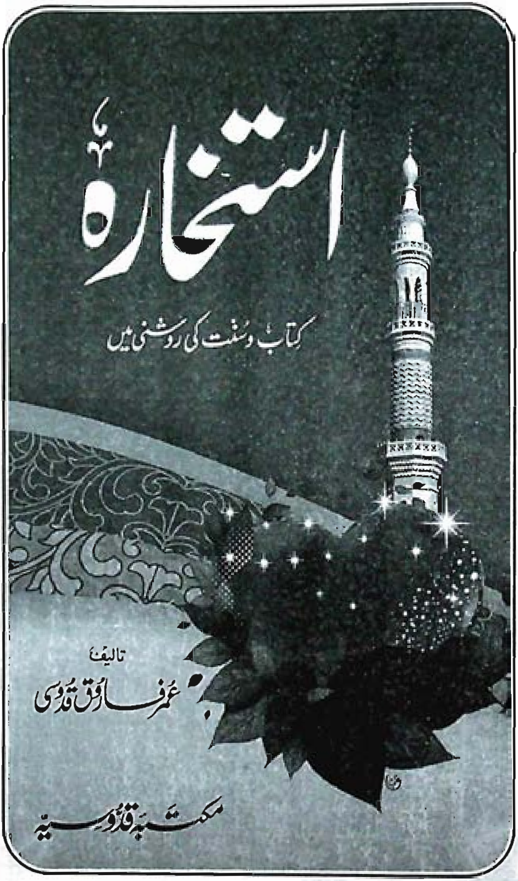

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

❀ استخارہ کا شرعی مفہوم ---------- 4
❀ استخارہ کون کرے؟ ---------- 5
❀ استخارہ کیسے کیا جائے؟ ---------- 7
❀ استخارہ کی نبوی دعا ---------- 8
❀ استخارہ کی اہمیت ---------- 10
❀ کیا نماز استخارہ ممنوعہ اوقات میں ادا کی جا سکتی ہے؟ ---------- 11
❀ استخارہ کے متعلق بعض غلط تصورات ---------- 12
❀ استخارہ کے بعد؟ ---------- 14
❀ استخارہ کے باوجود نقصان ---------- 15
❀ استخارہ میں ناکامی کے بعض اسباب ---------- 17
❀ استخارہ کی دعا کس وقت کی جائے؟ ---------- 18
❀ کیا صرف متذبذب شخص استخارہ کرے گا؟ ---------- 19
❀ استخارے کی خلاف ورزی کرنا ---------- 20
❀ اگر دعائے استخارہ یاد نہیں تو......؟ ---------- 21
❀ کیا دعائے استخارہ کی قبولیت لازمی ہے؟ ---------- 22
❀ استخارہ کی مروجہ صورتیں ---------- 22
❀ اخبارات ورسائل میں استخارے ---------- 24
❀ شادی کے لیے استخارہ ---------- 25
❀ چور کی تلاش کے لیے استخارہ ---------- 29
❀ استخارہ کوریئر سروس ---------- 30
❀ استخارہ کے بارے میں چند ضعیف روایات ---------- 31

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استخارہ کا شرعی مفہوم

استخارہ ایک ایسی شرعی اصطلاح ہے کہ جس کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں ہمارے معاشرے میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس سیدھی سادی دعا کو عام لوگوں نے اپنی جہالت اور کچھ شعبدہ بازوں نے اپنے حقیر دنیاوی مفادات کے حصول کے لیے ایک پراسرار شے بنایا ہوا ہے۔ عامۃ الناس کا قصور تو صرف یہ ہے کہ وہ اپنے دنیاوی معاملات میں اس قدر متجسس اور متحقق ہوتے ہیں کہ اس کی مثال نہ ملے اور دینی معاملات سے یکسر بے گانہ ہو جاتے ہیں۔ اس حد تک بے اعتنائی کہ جو بھی انہیں بے وقوف بنانا چاہے، وہ آسانی سے بن جاتے ہیں۔

کتاب وسنت میں استخارہ تو خیر اور بھلائی کے طلب کرنے کا نام ہے۔ یہ تو ایک مشورہ ہے جو بندۂ عاجز اپنے پروردگارِ بے نیاز کے حضور کرتا ہے۔ یہ تو بندۂ مومن کی اندھیری کھائیوں سے باہر نکلنے، تاریک غاروں سے روشنی کی جانب قدم بڑھانے اور مشکلات سے آسانیوں کی جانب سفر کرنے کے لیے ایک آسرا اور سہارا ہے جس کی تعلیم نبی کریم ﷺ نے فرمائی۔ لیکن ہم نے اس کو معاذ اللہ جادو کی طرح کا کوئی مافوق الاسباب امر سمجھ لیا۔ استخارہ صرف ایک دعا ہے، جو مانگنے کا ایک مخصوص طریقہ ہے۔ نہ اس سے زیادہ اور نہ اس سے کم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استخارہ کون کرے؟

استخارہ اور دیگر دعاؤں میں فرق ہے۔ استخارہ ایک شخص کی اپنی ذات کے لیے دعا کا نام ہے جبکہ دوسری دعائیں آپ کسی بھی اپنے مسلمان بھائی کے لیے کر سکتے ہیں۔ مثلاً کوئی مقروض ہے تو وہ کسی سے دعا کے لیے کہہ سکتا ہے، کوئی بیمار ہے، کوئی بے اولاد ہے، غرض اپنی کسی بھی ضرورت کے لیے کوئی شخص بھی کسی دوسرے انسان سے دعا کے لیے درخواست کر سکتا ہے۔ بلکہ ایک غیر حاضر مومن بھائی کے لیے مانگی گئی دعا تو مقبول دعاؤں میں شمار ہوتی ہے۔ لیکن استخارہ ایک مختلف امر ہے۔

استخارہ کا تعلق کسی بھی مرد یا عورت کا اپنی ذات سے متعلق کسی کام سے ہوتا ہے۔ یہ ایک مشورہ کرنا ہے۔ اگر کسی کو کسی مسئلے میں فیصلہ کرنے میں وقت ہو رہی ہو، اس کے پاس ایک سے زیادہ راستے (Option) ہوں اور وہ ان میں سے درست راہ پر قدم رکھنا چاہے اور وہ کسی نتیجے پر نہ پہنچ رہا ہو تو اس وقت اسے شریعت سے یہ راہنمائی ملتی ہے کہ وہ استخارہ کرلے۔ جیسے کسی مرد یا عورت نے منگنی یا شادی کرنی ہو اور امیدوار ایک سے زیادہ ہوں، ان میں سے بہتر رشتے کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور استخارہ کیا جا سکتا ہے۔ کسی نے دکان یا مکان کا سودا کرنا ہے، اب وہ چاہتا ہے کہ اس میں خیر و برکت ہو تو وہ بارگاہ اللہ العالمین میں آئے اور استخارہ کرے۔ غرض زندگی کے ہر مسئلے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استخارہ کرنا خیر و برکت کے حصول کے مترادف ہے۔لیکن سوال یہ ہے کہ ایک شخص کی ذاتی ضروریات ہیں، وہ تو استخارہ کر لیتا ہے،کوئی دوسرا اس کے لیے کیسے استخارہ کرسکتا ہے؟ بلاشبہ ہم اپنے مومن بھائی کے لیے دعائے خیر تو کر سکتے ہیں لیکن استخارہ ہر شخص کا ذاتی معاملہ ہے۔ یہ بندے اور اس کے رب کے درمیان ایک تعلق کا نام ہے۔کوئی دوسرا کسی کے لیے کیسے استخارہ کر سکتا ہے؟

ایک شخص نے کاروباری سفر پر جانا ہے، وہ استخارہ کرتا ہے اور اللہ کا نام لے کر سفر پر روانہ ہو جاتا ہے۔کوئی دوسرا اس کے لیے کیا استخارہ کرے گا کہ یہ سفر پر جائے یا نہ جائے؟ کسی شخص کے بیٹے کا ایک سے زیادہ تعلیمی اداروں میں داخلہ ہو جاتا ہے۔اب وہ خود یا اس کا بیٹا تو اپنے لیے استخارہ کر سکتے ہیں کہ ہم کس ادارے میں داخلہ لیں مگر کوئی اجنبی کہ جس کا ان سے کوئی تعلق واسطہ نہیں، اگر چہ وہ کیسا ہی بزرگ کیوں نہ ہو، اس کا ان کے لیے استخارہ کرنا عقلاً بے معنی ہی ہو گا اور نقلاً بلا دلیل بھی۔ اس لیے کہ کتاب و سنت میں، سیرت النبی ﷺ کے سنہری اوراق سے، اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم اجمعین کی مقدس زندگیوں سے ہمیں ایسی کوئی راہنمائی نہیں ملتی کہ کسی صحابی نے کسی اور کے لیے استخارہ کیا ہو۔جبکہ یہ بات طے شدہ ہے کہ عظمت و رأفت اور مقام و مرتبے میں چشم فلک نے ان ایسا دیکھا ہی نہیں۔گروہ انبیاء علیہم السلام کے بعد اصحاب محمد ﷺ ایسے نفوس قدسیہ پیدا ہی نہیں ہوئے۔

ایک اور زاویے سے اس بات کو سمجھیے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استخارہ کی دُعا کے الفاظ پرغور کیجیے۔ اس میں بار بار صیغہ واحد متکلم سے دعا کی جارہی ہے۔ اب دعا تو میں اپنے لیے کروں کہ اے اللہ! اگر یہ کام میرے دین و دنیا کے لیے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرما دیجیے اور استخارہ میں کسی اور کے لیے کر رہا ہوں۔ یہ عجب طرفہ تماشا ہے۔ جب ہم مسنون طریقے سے اعراض کریں گے تو پھر ایسے ہی لطیفے رونما ہوں گے۔ اس لیے جس شخص کا مسئلہ ہو، وہ خود استخارہ کرے۔

فضیلۃ الشیخ استاذ عبدالجبار صاحب حفظہ اللہ اس بارے میں لکھتے ہیں:

''اپنے لیے خود استخارہ کرنے کی بجائے کسی اور سے استخارہ کروانا صرف خلافِ سنت ہی نہیں بلکہ کاہن اور نجومی کی تصدیق کرنے کے مترادف ہے۔ خصوصاً جب کہ استخارہ کروانے والا اس نیت سے استخارہ کرواتا ہے کہ مجھے ان ''بزرگوں'' سے کوئی پکی خبر یا واضح مشاہدہ ملے گا جسے بعد میں وہ من وعن سچا جان کر کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرتا ہے۔''[1]

استخارہ کیسے کیا جائے؟

جیسا کہ بیان ہوا استخارے کا لفظی معنی ''خیر کا طلب کرنا'' ہے۔ شرعی اعتبار سے استخارہ ایک مخصوص دعا ہے جو اللہ کے رسول ﷺ اپنے

[1] نماز نبوی، اشاعت اپریل ۲۰۱۱ء طبع محمد پبلشرز، ص: ۳۴۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عالی مرتبت اصحاب رضی اللہ عنہم کو سکھایا کرتے تھے۔ اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کسی بھی فرض نماز کے بعد یا کسی بھی غیر ممنوع وقت میں دو رکعت نماز ادا کی جائے اور پھر سلام پھیرنے کے بعد دعائے استخارہ کی جائے۔ استخارہ کا یہ آسان، سادہ اور مختصر سا مسنون طریقہ ہے۔ اس دعا کی سادگی، اس کی سلاست اور اس کا اختصار و ایجاز اسی لیے ہے کہ یہ مسنون دعا ہے۔ یہ وہ دعا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب علیہ السلام کو تعلیم فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو جس کی خبر دی اور جس کی نصیحت فرمائی۔ ایسی عمدہ اور عالی شان دعا کے بعد اس شخص سے بڑھ کر کون کم نصیب ہوگا کہ جو مشکلات سے نجات پانے زندگی کے متفرق مسائل سے عہدہ برآ ہونے اور کسی صحیح فیصلے تک پہنچنے کے لیے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی بجائے ادھر ادھر ٹامک ٹوئیاں مارے۔ کبھی اس در پر بھٹکے اور کبھی اس در پر رسوا ہو۔ کبھی کسی آستانے پر پیشانیاں رگڑے اور کبھی کسی قبر پر ایمان کی دولت سے محروم ہو جائے۔

استخارہ کی نبوی دعا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب کوئی اہم معاملہ تمہارے سامنے ہو تو فرض کے علاوہ دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھو:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ.

اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ.

وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِيْ بِهٖ))

''اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کی بدولت خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کی بدولت تجھ سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کا طلبگار ہوں کہ قدرت تو ہی رکھتا ہے اور مجھے کوئی قدرت نہیں۔ علم تجھ ہی کو ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے۔

اے میرے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام جس کے لیے استخارہ کیا جا رہا ہے میرے دین، دنیا اور میرے کام کے انجام کے اعتبار سے میرے لیے بہتر ہے یا تو اسے میرے لیے نصیب کر اور اس کا حصول میرے لیے آسان کر اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر اس میں مجھے برکت عطا کر اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، دنیا اور میرے کام کے انجام کے اعتبار سے برا ہے یا تو اسے مجھ سے ہٹا دے اور مجھے بھی اس سے ہٹا دے۔ پھر میرے لیے خیر مقدر فرما دے' جہاں بھی وہ ہو اور اس سے میرے دل کو مطمئن بھی کر دے۔'' ❶

آپ ﷺ نے فرمایا: هٰذَا الْاَمْرَ یعنی اس کام کی جگہ اس کام کا نام لے۔

قارئین کرام! یہ ہے نبوی استخارہ۔ اب لمحے بھر کے لیے اس استخارے کا تقابل اپنے اردگرد ہونے والے مصنوعی اور خودساختہ استخاروں سے کیجیے! اور پھر سوچیے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں۔ کیا ہمارے لیے رسول کریم ﷺ کے تعلیم فرمودہ استخارے میں معاذ اللہ کوئی نقص اور کمی ہے جو ہم پیشہ ور کاہنوں اور شعبدہ بازوں سے استخارے کرواتے ہیں؟

استخارہ کی اہمیت

ایک صاحب ایمان کے لیے اگرچہ استخارہ کی اہمیت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اس کی تعلیم دی ہے لیکن اس کی اہمیت اس حدیث مبارکہ سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

> ''رسول اللہ ﷺ ہمیں اپنے تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی اس طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح قرآن کریم کی کوئی سورت سکھلاتے۔'' ❷

❶، ❷ صحيح بخاری، كتاب التهجد، باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى، حديث: ١١٦٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس مثال سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم استخارے کی اہمیت پر کس قدر زور دیتے تھے۔ استخارے کا تعلق دینی سے زیادہ دنیاوی امور سے خاص طور پر ہے۔ مثلاً کوئی شخص اگر صاحب استطاعت ہو اور حج کو جانا چاہے تو اس کا یہ استخارہ کرنا کہ آیا وہ حج کے لیے جائے یا نہ جائے، یہ تو جائز ہی نہیں۔ اس لیے کہ اس پر حج فرض ہے۔ شرعی فرائض کی انجام دہی کے لیے استخارہ کرنا تو ایک غیر ضروری بات معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی صاحب استطاعت فریضہ حج کی ادائیگی سے گریز کرتا ہے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے وعید فرمائی ہے کہ وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ اسی طرح اگر کوئی شخص جہاد کے لیے روانہ ہونا چاہے اور وہ اس کے لیے استخارہ کرنے لگ جائے تو یہ درست منہج نہیں۔ استخارہ تو متذبذب انسان کے لیے ہے یا کسی دنیاوی مسئلے میں خیر کے طالب کے لیے۔ اس لیے استخارہ ایک ناگزیر امر ہے لیکن بندۂ مومن کے لیے۔ جو شخص فرض نماز یا دیگر شرعی فرائض سے دور ہے، اس نے کیا استخارہ کرنا۔

کیا نماز استخارہ ممنوعہ اوقات میں ادا کی جا سکتی ہے؟

ممنوعہ اوقات میں استخارہ کے بارے میں شیخ الاسلام حضرت امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

”اگر یہ اندیشہ ہو کہ جس کام کے لیے استخارہ کرنا ہے، اس کا وقت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

گزر جائے گا، تو نماز استخارہ ممنوعہ وقت میں بھی ادا کی جا سکتی ہے۔“ ❶

یعنی اگرچہ نماز استخارہ ایک سببی نماز ہے اور عام طور پر اس کی ادائیگی میں ایسی کوئی افراتفری یا عجلت نہیں ہوتی لیکن کسی وقت کوئی عذر درپیش ہو تو ممنوع اوقات میں بھی اس کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔

اس کا دوسرا مفہوم یہ ہوا کہ ممنوعہ اوقات میں اس کی ادائیگی سے عموماً گریز کرنا چاہیے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ان اوقات میں نماز سے منع فرمایا ہے۔

استخارہ کے متعلق بعض غلط تصورات

۱۔ جیسا کہ عرض کیا استخارہ ایسی عظیم خیر و برکت والی عبادت کے بارے میں بعض لوگوں نے اپنی جہالت اور حقیر دنیاوی اغراض کی خاطر پر پراسراریت کے ہیولے تانے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنی شخصیت کی انفرادیت کی خاطر لوگوں کو استخارہ سے ایک فاصلے پر رکھا ہوا ہے اور ان کے ذہنوں میں راسخ کیا ہوا ہے کہ وہ خود استخارہ کرنے کے بجائے بزرگوں سے کروائیں۔ اس بارے میں تفصیل سے گفتگو ہو چکی۔

۲۔ عامۃ الناس استخارے کے بارے میں ایک بہت معروف غلط فہمی کا شکار ہیں کہ استخارہ کرنے والے کو کوئی واضح اشارہ خواب میں ملتا ہے۔ جبکہ

❶ مجموعة الفتاوی: ۲۳/۲۱۵.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ کسی حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں ملتی۔ آپ کا کام صرف دو رکعت نماز اور پھر استخارے کی دعا پڑھنا ہے۔

۳۔ لوگوں میں یہ غلط فہمی بھی پائی جاتی ہے کہ رات سونے سے قبل استخارہ کیا جائے۔ اس کی بھی کوئی حقیقت نہیں۔ استخارہ دن اور رات میں کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔ دو رکعت نفل نماز ہی تو ہے۔ اس کے پڑھنے میں کون سا گھنٹے لگتے ہیں؟ چند منٹ کی نماز اور پھر دو تین منٹ کی دعا۔ بس اتنی سی بات ہے۔

۴۔ اطمینان اور سکون سے نمازِ استخارہ ادا کیجیے۔ دعا مانگیے اور نتیجہ رب العزت کے سپرد کر دیجیے۔ نہ کسی خواب کا انتظار کریں اور نہ کسی اشارے کا۔ اسی طرح یہ بھی لازمی نہیں کہ خواب یا اشارہ قطعاً نہیں ملتا۔ عین ممکن ہے کہ سونے والے کو کوئی خواب آ جائے یا کوئی واضح اشارہ مل جائے۔ یہ دونوں امکانات ہیں۔

۵۔ ضروری نہیں کہ استخارہ ایک بار ہی کیا جائے۔ اگر لمبا معاملہ ہے، آپ بار بار استخارہ کر سکتے ہیں۔ اس میں کوئی ممانعت نہیں۔ اس لیے کہ یہ تو خیر کے طلب کرنے کا نام ہے اور آپ ان سے سوال کر رہے ہیں کہ جن کے پاس ہر طرح کی خیر کے خزانے ہیں۔ اس لیے جی بھر کر اللہ تعالیٰ سے بصورت استخارہ خیر طلب کیجیے۔ کیونکہ نتیجے سے آگاہی آپ کو نہیں انہیں ہے کہ جو علیم بھی ہیں اور خبیر بھی، جن کے پاس تمام تر غیب کے خزانوں کی کنجیاں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استخارہ کے بعد؟

یہ ایک دلچسپ سوال ہے۔ ایک شخص کو کوئی مسئلہ درپیش ہے۔ اس نے استخارہ کر لیا اور ایک سے زیادہ بار کیا۔ مکمل تسلی اور اطمینان سے کیا۔ اب اسے نہ تو کوئی خواب آیا اور نہ اشارہ ہوا کہ یہ کام کر دیا اس سے باز آ جاؤ۔ اب وہ کیا کرے؟ ایک شخص نے اللہ رب العزت پر ایمان اور یقین سے سنت نبوی کے عین مطابق خیر طلب کر لی۔ اب وہ خاطر جمع رکھے۔ اس کے پروردگار اسے بیچ منجدھار میں نہیں چھوڑیں گے۔ وہ اس انتظار میں نہ رہے کہ اب خواب آیا اور اب اشارہ ملا۔ بلکہ اپنے مسئلے کے جملہ پہلوؤں پر خوب غور و خوض کرے، اگر کسی سے مشورے کی ضرورت ہے تو مشورہ کرے۔ غرض اللہ تعالیٰ کی عطا فرمائی ہوئی عقل کو استعمال میں لائے اور پھر اپنے دل کو ٹٹولے۔ وہ یہ دیکھے کہ اس کا دل کس طرف مائل ہے۔ اگر اس کا دل اس کام کے کرنے کے لیے مطمئن ہے تو اللہ کا نام لے کر کر گزرے۔ اگر وہ کام اس کے لیے خیر کا باعث نہ ہوا تو مشیت الٰہی سے اس کی راہ میں رکاوٹیں پیدا ہو جائیں گی یا وہ کسی ایسے بڑے نقصان سے محفوظ ہو جائے گا جو اس کے لیے شاید تباہ کن ہوتا۔ یہ سب اس استخارے کی برکت ہو گی جو سنتِ نبی رحمت ﷺ کے مطابق کیا گیا ہو گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استخارہ کے دو اہم مسائل

۱۔ استخارہ ہمیشہ با وضو ہو کر کیا جائے گا۔ کیونکہ استخارہ بنیادی طور پر دو رکعت نفل نماز اور اس کے بعد دعا کے مجموعہ کا نام ہے۔ اب نماز تو وضو کے بغیر ہو نہیں سکتی۔ اس لیے نماز استخارہ سے قبل وضو لازمی ہے۔

۲۔ نبی کریم ﷺ نے اس دعا میں لفظ "هٰذَا الْاَمْرَ" کے بارے میں فرمایا کہ یہاں اپنی حاجت کا نام لے۔ اب یہ دعا عربی میں ہے۔ ایک عام مسلمان جو کہ عربی زبان سے صرف تلاوت قرآن، نماز اور ادعیہ مسنونہ تک ہی تعلق رکھتا ہے، وہ کس طرح اپنی حاجت کا اظہار عربی زبان میں کرے؟ یہ ایک سوال ہے۔ اس کا جواب ہے کہ وہ شخص اس دعا کو اسی طرح پڑھ لے اور اپنے دل میں اپنی حاجت کا تصور کرے۔ یعنی اس کی نیت، اس کی مراد، اپنی حاجت کا اظہار ہو۔ عربی زبان پر قدرت نہ ہونے کی وجہ سے وہ معذور ہے۔ مسنون دعا پڑھنے کے بعد وہ اپنی زبان میں اپنی حاجت کا سوال کرے۔ اس کے مالک اللہ تعالیٰ تو علیم بذات الصدور ہیں۔

استخارہ کے باوجود نقصان

کیا ایسا ممکن ہے کہ ایک شخص استخارہ کرے اور اس کے بعد وہ کوئی کام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے اور اس کو اس میں نقصان کا سامنا کرنا پڑے؟ یعنی کیا استخارہ کرنے کے باوجود خسارے کا سودا ہوسکتا ہے؟ اس سوال کے جواب سے پہلے آپ کے ذہن میں اللہ رب العزت کے فیصلوں کے بارے میں کچھ واضح تصورات ہونے چاہئیں، جن کا تعلق ایمان اور یقین سے ہے۔

ہمارا عقیدہ ہونا چاہیے کہ تمام تر نفع ونقصان کا مالک ہمارا پروردگار ہے۔ صرف اسی کے پاس ''مفاتیح الغیب'' ہیں۔ آنے والے امور غیبیہ سے صرف اور صرف وہی واقف ہے۔ اس لیے کہ وہ خالق کل ہے۔ ہماری تقدیر کا مالک ہمارا رب ہے۔ ہم اخلاص و ایمان سے اس کے حضور استخارہ کرتے ہیں۔ ہماری عقلیں بے حد ناقص اور محدود ہیں۔ ہم اس ناقص اور ناتمام علم کی بنا پر اکڑتے بھی ہیں اور بلند و بانگ دعوے بھی کرتے ہیں۔ جبکہ ہم بہت سے معاملات میں اپنے تئیں جس چیز کو خیر سمجھ رہے ہوتے ہیں، وہ درحقیقت ہمارے لیے شر ہوتی ہے۔ لیکن ہم اس شر کی حقیقت و ماہیت سے بے خبر ہوتے ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے دو رکعت نماز ادا کی ہوئی ہے، دعائے استخارہ پڑھی ہوئی ہے، اب ہمیں نقصان نہیں ہوسکتا۔ بلاشبہ ہمارے مہربان اللہ تعالیٰ ہمارے استخارہ کے بعد ہمیں کیوں نقصان مقدر فرمائیں۔ اصل بات تو ہمارے محدود علم اور ناقص فہم کی ہے، کہ ہم جسے دنیاوی اعتبار سے نقصان سمجھ رہے ہوتے ہیں، وہ درحقیقت ہمارے لیے نقصان نہیں فائدہ ہوتا ہے۔ ایک چھوٹی سی مثال سے شاید بات کچھ واضح ہو جائے۔ ایک شخص کوئی کاروبار کرتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، لاکھوں کا کاروبار اور سخت نقصان اٹھاتا ہے۔ اب وہ حیران و پریشان ہے کہ میں نے استخارہ بھی کیا، پھر بھی نقصان کیسے ہوگیا؟ اس کو کیا معلوم کہ اگر وہ نقصان نہ اٹھاتا، بے حد نفع حاصل کرتا، اس کی لاکھوں کی دولت اس کے لیے آزمائش بن جاتی، وہ کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو جاتا کہ اس کا سارا سرمایہ اس کی نذر ہو جاتا۔ اب وہ تھوڑے سے نقصان پر تو حیران بھی ہے اور افسردہ بھی لیکن اس نقصان کے نتیجے میں وہ جس خیر کے حصول میں کامیاب ہوا، اس کی نگاہیں وہاں تک پہنچ نہیں رہیں۔ اس لیے استخارے کے باوجود اگر ظاہری اعتبار سے آپ محسوس کریں کہ حالات و واقعات آپ کے موافق نہیں تو اس شر میں سے خیر تلاش کرنے کی کوشش کیجیے۔

استخارہ میں ناکامی کے بعض اسباب

بعض اوقات استخارہ کرنے والا ناکام و نامراد رہتا ہے۔ اس کی کچھ وجوہات ہیں۔ استخارہ فی الحقیقت ایک دعا ہے۔ اب اس دعا سے پہلے دعا کے تمام آداب اور شرائط کا لحاظ کرنا ہوگا۔ اگر کسی شخص کے ہاں ایسی رکاوٹیں موجود ہیں جو دعا کی قبولیت میں حائل ہیں تو استخارہ کے باوجود اس کے ناکام ہونے کے واضح امکانات ہیں۔ مثلاً کوئی شخص خالص حرام کاروبار کرتا ہے۔ اس کا کھانا پینا حرام آمدنی سے ہے، اس کا لباس بھی اسی حرام کمائی سے ہے۔ اب اس کی دعا کیسے قبول ہوگی؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک شخص نماز کا تارک ہے۔ سال بعد عید کی نماز ادا کر کے سمجھتا ہے کہ میں ایک اچھا مسلمان ہوں۔ اب اللہ پر میرے کچھ حقوق ہیں۔ دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ ایک مومن اور مشرک یا کافر کے درمیان نماز ہی تو حد فاصل ہے۔ اب ایسا شخص بڑے طمطراق سے استخارہ کرتا ہے۔ خود ہی انصاف کیجیے! نمازِ پنجگانہ سے کوسوں دُور ایسے ظالم انسان کو اس کا استخارہ کیا فائدہ دے گا؟ ایک شخص نام کا مسلمان ہے۔ اس کا کاروبار شراب کی تجارت ہے۔ اب شراب کے اس تاجر کو کسی وجہ سے استخارہ کرنے کی ضرورت پیش آ گئی۔ خود ہی بتایئے کہ جس کے رگ و پے میں ام الخبائث کی آمدنی خون کی طرح دوڑ رہی ہو، اس کی دعائے استخارہ قبول ہو تو کیسے ہو؟ اس لیے ان تمام رکاوٹوں کو دُور کیجیے جو قبولیت دعا میں حائل ہوتی ہیں۔ ورنہ تو آپ جتنی بار جی چاہے استخارہ کر لیں، نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات ہی رہے گا۔

استخارہ کی دعا کس وقت کی جائے؟

استخارہ کی دعا تشہد میں کی جائے یا سلام پھیرنے کے بعد؟ حدیث مبارکہ میں تو یہ ہے کہ جب دو نفل پڑھ لیے جائیں تو پھر یہ دعا کی جائے۔ علامہ ابن باز رحمہ اللہ کا اس بارے میں فتویٰ بھی ہے۔ شیخ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ دعائے استخارہ سلام سے پہلے ہے یا سلام کے بعد؟

اس کے جواب میں شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ استخارہ کی نماز سنت ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث سے یہ ثابت ہے کہ استخارہ کی دعا سلام پھیرنے کے بعد ہے اور اس کی کیفیت یہ ہے کہ دیگر نفلی نمازوں کی طرح دو رکعت نماز پڑھی جائے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی دوسری سورہ پڑھی جائے۔ پھر دعا کی جائے۔'' ❶

بعض علماء کرام استخارہ کے نوافل کے دوران تشہد میں درود شریف کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے دعا کے پڑھنے کو بھی درست کہتے ہیں۔ جیسا کہ حافظ صلاح الدین یوسف لکھتے ہیں:

''یہ دعا سلام پھیرنے سے قبل تشہد کے آخر میں بھی پڑھ سکتا ہے اور سلام پھیرنے کے بعد بھی۔'' ❷

کیا صرف متذبذب شخص استخارہ کرے گا؟

یہ ایک بہت اہم سوال ہے۔ بلاشبہ اگر کوئی شخص کسی مسئلے میں متردّد ہے، وہ کوئی فیصلہ کرنے سے قاصر ہے تو استخارہ کرے۔ پھر یکسو ہو کر کسی ایک راہ کو اپنا لے۔ مثلاً کسی طالب علم کا مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جامعۃ الامام کنگ سعود یونیورسٹی میں بھی اسے داخلہ مل جاتا ہے۔ اب وہ متذبذب ہے کہ کس جگہ داخلہ لے۔ وہ پہلے دونوں درس گاہوں کے بارے میں معلومات لے، اساتذہ کے متعلق معلومات لے، نصاب سے آگاہی حاصل کرے۔ کسی صاحب شعور سے مشورہ کرے

❶ فتاوی علامه عبدالعزیز بن باز، ص: ۲۵۱. ❷ مسنون نماز، ص: ۹۳.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور پھر خالی الذہن ہو کر استخارہ کرے۔ لیکن اگر کسی نے صرف مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ بھیجنا ہے، اب کیا وہ استخارہ کرے؟ وہ بھی ضرور استخارہ کرے۔ اس لیے کہ یہ تو اپنے رحیم وکریم رب سے خیر طلب کرنے اور مشورہ کرنے کا نام ہے۔ استخارہ کر کے کاغذ بھیج دے۔ ضروری نہیں کہ ایک متردّد اور متذبذب انسان ہی استخارہ کرے بلکہ ایک مطمئن شخص بھی استخارہ کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ کون سا انسان ہے جو رب العالمین کی عنایتوں کا محتاج نہیں؟ ہم سب تو اس کے در کے فقیر ہیں۔ ایک خالی جھولی والے انسان کے لیے اس سے بڑی عطا اور کیا ہو سکتی ہے؟

ایک ایسا کام کہ جس کے کرنے والا متردّد نہیں بلکہ استخارے سے پہلے ہی وہ یکسو ہے تو اس کے باوجود وہ استخارہ کرے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اس کے لیے اس کام میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر و برکت ہوگی اور اس کا کام آسان ہو جائے گا۔ اگر وہ کام اس کے لیے نتائج کے اعتبار سے درست نہیں تو پھر کوئی نہ کوئی رکاوٹ اس کی راہ میں حائل ہو جائے گی۔ اس طرح استخارے کی برکت سے وہ اس کام سے رک جائے گا۔

استخارے کی خلاف ورزی کرنا

اس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک شخص اپنے کسی کام کے لیے استخارہ کرتا ہے۔ پھر اس کی کسی طرح راہنمائی ہو جاتی ہے۔ کوئی خواب دیکھ لیتا ہے، کوئی اشارہ مل جاتا ہے، یا اس کا دل اس معاملے کے کسی پہلو کی جانب یکسو ہو جاتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ہے اور اسے اطمینان ہو جاتا ہے کہ اس معاملے میں استخارے کے بعد یہ فیصلہ ہی مناسب ہے۔لیکن......!

لیکن یہ کہ وہ سائل اس استخارے کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ یہ درست نہیں کیونکہ اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے مشورے کو مسترد کر دیا ہے۔ مثلاً کسی شخص نے گاڑی خریدنی ہے یا کوئی پلاٹ کا سودا کر رہا ہے۔ اب وہ استخارہ کرتا ہے۔ اس کے بعد اس کو یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ میں نے جو استخارہ کیا ہے، اس کے تحت میرا یہ سودا نہ کرنا بہتر ہے لیکن کسی وقتی لالچ کی وجہ سے اس کا دل اس سودے سے دستبردار ہونے کے لیے آمادہ نہیں بلکہ وہ اپنے استخارے کے برعکس کر رہا ہے۔ ایسا کرنا اس کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لیے کہ اس نے پہلے تو اللہ تعالیٰ سے خیر و عافیت کا سوال کیا۔ پھر جب اسے خیر کی راہ سجھائی دی تو وہ لگا آئیں بائیں شائیں کرنے۔ اب اپنی مرضی کو اپنے استخارے پر مقدم کر رہا ہے۔ ایسی صورت میں اندیشہ ہے کہ وہ کوئی نقصان نہ اٹھا لے۔

اگر دعائے استخارہ یاد نہیں تو......؟

عموماً لوگوں کو استخارہ کی دعا یاد نہیں ہوتی۔ اس لیے وہ نماز استخارہ سے ہچکچاتے ہیں۔ ان کی یہ شرم انہیں اس عظیم خیر و برکت کے حصول والی عبادت سے محروم رکھتی ہے۔ اس لیے بہتر ہے کہ اپنی اندھا دھند مصروفیات میں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ وقت نکال کر اس دعا کو یاد کر لیا جائے۔ عملاً یہ زیادہ مشکل یا طویل کام نہیں۔ بس تھوڑی سی محنت درکار ہے۔ مزید سہولت ملاحظہ کیجیے! اگر کسی کے لیے یاد کرنا بہت مشکل ہے تو وہ جب استخارہ کرنا چاہے، نماز سے سلام پھیرنے کے بعد کسی بھی دعاؤں والی کتاب سے دیکھ کر پڑھ لے۔ اب تو ذرائع بہت زیادہ ہو چکے ہیں۔ اسباب کی فراوانی ہے لیکن تمام تر استعداد اور فراوانیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی رحمت ہماری ضروریات اور ہماری آرزوؤں سے بڑھ کر ہے۔

کیا دعائے استخارہ کی قبولیت لازمی ہے؟

جیسا کہ بیان ہوا، استخارہ ایک دعا کا نام ہے۔ اب دعا کی قبولیت کی سو فیصد گارنٹی تو نہیں۔ دعا قبول بھی ہو سکتی ہے اور ردّ بھی ہو سکتی ہے۔ ہمارا کام صرف اخلاص کے ساتھ دعا کرنا ہے۔ دعا کی آداب و شرائط ملحوظ رکھتے ہوئے۔ اس لیے اپنی ضروریات کے مطابق کثرت سے استخارہ کیجیے اور بار بار کیجیے۔ جیسے آپ دیگر معاملات میں دعا کرتے ہیں اور بار بار کرتے ہیں۔

استخارہ کی مروجہ صورتیں

پاک و ہند میں ہمارے دینی تصورات کتنے ہی ناقص اور خودساختہ ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہم نے استخارہ کے مختلف طریقے اپنائے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔لوگوں نے استخارہ مراکز بنا لیے ہوئے ہیں۔ جہاں پیسے لے کر استخارہ کیا جاتا ہے۔ رہی سہی کسر الیکٹرانک میڈیا یعنی پرائیویٹ T.V چینل والوں نے پوری کر دی۔ ان کو دین کی ''الف ب'' کا بھی علم نہیں۔ یہ لوگ دینی اعتبار سے جہالت کا مرقع ہیں۔ جن کا دینی شعور رمضان المبارک کے موقع پر مخلوط محافل بپا کر کے نیلام گھر ایسے شو کرنے تک محدود ہو، جو طوائفوں کی میزبانی میں دینی پروگرام کریں، ان میراثیوں سے آپ معاشرتی اور اخلاقی اقدار کی جو بھی بربادی توقع کریں، وہ کم ہے۔ ان لوگوں کی اپنی جہالت کم نہ تھی کہ انہیں ایسے نام نہاد ''سکالر'' مل گئے جو درحقیقت شعبدہ باز ہیں۔ انہوں نے لوگوں کی تقدیروں سے کھیلنا شروع کر دیا۔ جو شخص اپنے آنے والے لمحے سے بے خبر ہے، وہ جاہل دوسروں کی قسمت کا حال بیان کر رہا ہے۔ انسان حیرت سے دانتوں میں انگلیاں دبا لے، جب ان لوگوں کے استخارہ پروگرام دیکھے۔ انہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ذرا بھی شرم اور حیا نہیں رہی۔

خوف خدائے پاک دلوں سے نکل گیا
آنکھوں سے شرم سرور کون و مکاں گئی

لوگ انہیں فون کرتے ہیں اور وہ ان کا اور ان کے والدین کا نام اور تاریخ پیدائش پوچھتے ہیں۔ پھر کچھ وقت کے بعد استخارہ نہیں بلکہ ڈرامہ کر کے بتاتے ہیں کہ یہ کام مفید ہے یا نہیں۔ کچھ لوگ استخارہ کے نام پر چند دن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لے لیتے ہیں تا کہ ان کے ڈرامے میں صحیح طرح رنگ بھرا جا سکے۔ پھر وہ بتاتے ہیں کہ آپ یہ کام کریں یا نہ کریں۔ دنیا بھر کے مسائل یہ لوگ بذریعہ استخارہ حل کرنے کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں اور خود یہ T.V پروڈیوسر کی نظر کرم کے محتاج ہوتے ہیں۔ اس کی منت سماجت اور خوشامد کر کے T.V پر آتے ہیں تا کہ اپنی دکان داری چمکا سکیں۔

اخبارات و رسائل میں استخارے

دورِ جدید کی قباحتوں میں سے ایک قباحت اخبارات و رسائل میں استخارے کے کالموں کی اشاعت بھی ہے۔ اخبارات کو تو صرف اس بات سے غرض ہوتی ہے کہ ان کی اشاعت میں اضافہ ہو، ان کا حلقہ قارئین وسیع ہو۔ انہیں اس سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ وہ جو شائع کر رہے ہیں، شرعی اعتبار سے اس کی ثقاہت کیسی ہے؟ ان کی بلا سے، کچھ بھی شائع ہو۔ بعض شعبدہ بازوں نے اخبارات میں باقاعدہ اشتہارات کا سلسلہ شروع کیا ہوتا ہے اور وہ بے دھڑک بلکہ بے شرم ہو کر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ کا ہر مسئلہ بذریعہ استخارہ ہم حل کریں گے۔ ذرا سوچیے! وہ دھوکا باز شخص جو استخارہ کے مقدس نام پر آپ کو بے وقوف بنا رہا ہے، وہ خود اپنی ذات کے لیے اس اخبار کے اشتہار کا محتاج ہے۔ بھلا وہ آپ کو کہاں سے خیر دے سکتا ہے؟ لیکن سوچنے کی زحمت کون کرے؟ اتنی فرصت کہاں ہے کسی کے پاس؟ لوگ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تو اپنے ایمان کو ان مکاروں کے ہاں گروی رکھ دیتے ہیں۔

شادی کے لیے استخارہ

ہمارے ہاں شاید سب سے زیادہ استخارہ منگنی اور شادی وغیرہ کے لیے کیا جاتا ہے۔ جن لوگوں نے استخارے کو ایک کاروبار کا درجہ دیا ہوا ہے، ان کے پاس بھی کثرت سے لوگ اس مقصد کے لیے آتے ہیں۔ بلاشبہ نکاح یا منگنی یا رشتے طے کرتے وقت استخارہ مومن کے لیے ایک بہت عمدہ راہنمائی کا کام دیتا ہے۔ لوگ متردّد ہوتے ہیں۔ انہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا، استخارہ کرتے ہیں، فیصلہ کرنا بے حد آسان ہو جاتا ہے۔ رشتہ مناکحت کی پائیداری کے لیے استخارہ کا بہت اہم کردار ہے۔ وہ لوگ جو دین سے دور ہیں، جو محض نام کے مسلمان ہیں، ان کی ازدواجی زندگیوں میں خرابی کی ایک اہم وجہ شادی بیاہ سے قبل استخارہ سے لاپروائی کہی جاسکتی ہے۔ لیکن جو لوگ شادی بیاہ کے لیے استخارہ کرواتے ہیں، ان کی ایک کثیر تعداد اس کو اسی جیسا عمل سمجھتی ہے جیسے ہندو پنڈت یا جوتشی زائچہ تیار کرتے ہیں یا نام نہاد مسلمان ستاروں کی چال تلاش کرتے ہیں اور پھر ستاروں کی روشنی میں رشتوں کا فیصلہ کرتے ہیں۔ یہ سب باتیں شریعت محمدیہ کے شدید خلاف ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ کی تعلیمات تو اس کے الٹ ہیں۔ شریعت نے تو ہماری راہنمائی بالکل ہی مختلف اسلوب میں کی ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث مبارکہ کے راوی ہیں، وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”نکاح کا ارادہ رکھو، پھر تم بہت عمدہ طریقے سے وضو کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جو مقدر کی ہو، اتنی نماز ادا کرو، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد یہ دعا پڑھو:

((اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَآ اَعْلَمُ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ، فَاِنْ رَاَیْتَ لِیْ فِیْ فُلَانَةٍ (تُسَمِّیْهَا بِاِسْمِهَا ......) خَیْرًا فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَ آخِرَتِیْ فَاقْدُرْهَا لِیْ وَ اِنْ كَانَ غَیْرُهَا خَیْرًا لِّیْ مِنْهَا فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَ آخِرَتِیْ فَاقْضِ لِیْ بِهَا اَوْ قَالَ فَاقْدُرْهَا لِیْ .)) [1]

”اے اللہ! بے شک آپ کو قدرت ہے اور میں تو بے بس ہوں۔ آپ باخبر ہیں اور میں ٹھہرا لاعلم۔ آپ تو علام الغیوب ہیں۔ پس اگر آپ میرے لیے فلاں عورت ......اس کا نام لے لیں...... میں میرے دین، میری دنیا اور میری آخرت کے اعتبار سے خیر دیکھتے ہیں تو پھر اس کو میرے نصیب میں فرما دیں اور اگر اس کے علاوہ

[1] صحیح ابن خزیمہ، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الاستخارۃ، حدیث: ۱۲۲۰۔ اس حدیث مبارکہ کو شیخ البانی نے اگرچہ ضعیف قرار دیا ہے لیکن حافظ زبیر علی زئی نے بعض دلائل کی بنا پر ان سے اختلاف کرتے ہوئے اسے حسن قرار دیا ہے اور شاید حافظ صاحب رحمہ اللہ کی رائے راجح ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کوئی اور خاتون میرے دین و دنیا اور میری آخرت میں میرے لیے بہتر ہے تو وہ عطا فرما دیجیے۔ یا فرمایا: اس کو میرے مقدر میں فرما دیں۔"

اب آپ دیکھیے کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کس قدر عمدہ اور پاکیزہ انداز میں راہنمائی کی گئی ہے۔ جب رشتے ناطے کرتے وقت بدعقیدہ اور گمراہ لوگوں کے پاس جا کر جھوٹے استخارے نکالنے کی بجائے حدیث رسول ﷺ کے مطابق اللہ تعالیٰ سے راہنمائی طلب کی جائے گی تو پھر شادی واقعتاً بابرکت ہوگی۔ پھر شادی خانہ آبادی ہوگی خانہ بربادی نہیں ہوگی۔

شادی بیاہ کے لیے استخارہ کی دکان

بلاشبہ شادی بیاہ کے لیے استخارہ ایک مشروع امر ہے لیکن اس کے لیے کہ جس کا یہ مسئلہ ہو۔ شادی ۲۵ سالہ کسی لڑکے یا لڑکی کی ہو اور استخارہ کسی ۸۰ سالہ بابے سے کروایا جائے کہ جس کا اس شادی سے کوئی تعلق واسطہ ہی نہ ہو۔ سب ایک دم فضول بات ہے۔ ایسے کسی استخارے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ جس کی شادی ہو، وہ خود یا اس کے والدین یا اس کے ذمہ دار بہن بھائیوں میں سے کوئی استخارہ کرے۔ کسی پیر یا کسی پیشہ ور استخارہ کرنے والے سے کہنا کہ آپ ہمیں استخارہ کر کے بتائیے کہ یہ شادی درست ہے یا نہیں؟ ہم یہ رشتہ کریں یا نہ کریں، یہ سب نری جہالت کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باتیں ہیں۔ رسول رحمت ﷺ کی شریعت مطہرہ سے اس کا کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ اس حوالے سے ایک دلچسپ قصہ ملاحظہ فرمائیے، جس میں ان ایمان فروشوں کی دھوکے بازی کا پتا چلتا ہے۔ مولانا خلیل الرحمٰن جاوید لکھتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے استخارے نہیں نکالا کرتے تھے بلکہ ہر ایک کو دعا سکھلا دیا کرتے تھے تاکہ ہر شخص اپنا استخارہ خود کرے۔ ہمارے ہاں ارجنٹ سروس (Urgent Service) والوں نے جو طریقہ نکالا ہوا ہے کہ

فلاں صاحب پچیس روپے لیتے ہیں اور وہ ایک ہفتے میں استخارہ کر کے بتا دیتے ہیں۔

اور فلاں صاحب سو روپے لیتے ہیں اور تین دن میں بتا دیتے ہیں۔

اور فلاں صاحب ایک ہزار روپے لیتے ہیں اور ایک ہی دن میں معلوم ہو جاتا ہے۔

اور فلاں صاحب پانچ ہزار روپے لیتے ہیں اور اسی وقت معلوم ہو جاتا ہے۔

''ایسے ہی ایک صاحب کراچی کے علاقہ ناظم آباد میں قیام پذیر ہیں، ایک دوست کی بچی کی منگنی بچپن ہی سے اُن کے بھائی کے بیٹے سے ہوئی تھی جب شادی کے دن قریب آئے تو لڑکے والوں نے استخارہ کمپنی کے منیجر سے رابطہ کیا اور ارجنٹ میل سروس کے ذریعہ فوری حل پیش کرنے کی درخواست کی، انہوں نے فوراً استخارہ کیا اور فرمایا کہ تمہارے لڑکے کے لیے یہ رشتہ مناسب نہیں ہے، لڑکے والوں نے اس استخارہ کو بنیاد بنا کر منگنی توڑ دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

''لڑکی والوں نے وجہ پوچھی تو بتایا گیا کہ فلاں جگہ سے استخارہ کرایا تھا اور استخارے میں ''نہیں'' آیا ہے چنانچہ لڑکی کے والد بھی استخارہ منیجر کے دوست تھے اور کافی پرانی سلام دعا تھی، بالآخر لڑکی کے والد سارے کام کاج چھوڑ کر استخارہ دفتر میں حاضر ہوئے۔ اور بغیر کسی تمہید کے کہا کہ کیا یہ استخارہ آپ نے کیا ہے......؟ ......جس میں کہا گیا ہے کہ یہ رشتہ مناسب نہیں ہے، آپ نے تو بچپن کی منگنی ختم کرادی اور بھائیوں میں پھوٹ ڈلوادی۔

''حضرت صاحب نہایت متانت سے فرمانے لگے کہ استخارہ تو میں نے کیا ہے لیکن مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ آپ ہی کی بیٹی ہیں، اگر پہلے سے بتا دیا ہوتا تو استخارہ یقیناً اس کے برعکس ہوتا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ .''[1]

چور کی تلاش کے لیے استخارہ

ہمارے ہاں چونکہ دین اپنی اپنی مرضی کا ہے، اس لیے یہ ایک عام رجحان ہے کہ دینی تعلیمات کو مسخ کر دو۔ کچھ یہی حال استخارہ کے ساتھ بھی ہم نے کیا ہے۔ کسی کے ہاں چوری ہو جائے، کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو چلو جی فلاں صاحب کے پاس چلتے ہیں، وہ بہت عمدہ استخارہ کرتے ہیں۔ پھر ان صاحب کے پاس جا کر عرض کرتے ہیں کہ سرکار! دنیا میں آپ ہی نفع نقصان کے مالک ہیں۔ آپ کے دم سے ہی کارخانہ قدرت کا نظام چل رہا

[1] صلوۃ النبی کے حسین مناظر، ص: ۱۹۷.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اگر آپ نے دستگیری نہ فرمائی تو ہم بے موت مارے جائیں گے۔ پھر حضرت صاحب اپنے مخصوص انداز میں حرکت میں آتے ہیں اور سائل کی تشفی کے لیے کچھ مصنوعی حرکات کرتے ہیں۔ پھر گردن گھما کر اور آنکھیں بند کر کے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ جیسے استخارہ کر رہے ہوں۔ پھر کسی غریب کی شامت آجاتی ہے اور وہ ''چور'' قرار دے دیا جاتا ہے۔ نبوی استخارہ اس کام کے لیے تو نہیں تھا۔ اگر چوری ہوئی ہے تو تھانے میں جا کر رپٹ لکھوائیں۔ استخارہ ایسی عظیم الشان دعا کو اپنی جہالت سے معاف ہی رکھیے۔

استخارہ کوریئر سروس

آپ حیران ہوں گے کہ یہ کیا عنوان ہے؟ یقین مانیے! اکیسویں صدی میں اب ایسے ہی استخارے ہو رہے ہیں۔ جب ہم نے اپنے دینی معاملات میں تفکر و تدبر کو خیر باد کہہ دیا، جب ہم نے ایمان کے سوداگروں کو اپنا دین و ایمان سپرد کر دیا تو پھر ایسی ہی گمراہیاں جنم لیں گی۔ استخارہ تو ایک خاص قسم کی عبادت ہے، ایک شرعی مسئلہ ہے، ایک ایسی سنت ہے کہ جس کی اہمیت کے پیش نظر نبی کریم ﷺ اسے اپنے اصحاب کو کثرت سے تعلیم فرماتے تھے مگر ہم مسلمانوں نے اس کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔

کتب حدیث و سیرت کا مطالعہ کیجیے! آپ کو کہیں بھی اس قسم کے استخارے نہیں ملیں گے، جو پاک و ہند کے مسلمانوں کا چلن بن چکے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چودہ سو برس قبل کے مسلمانوں اور آج کے مسلمانوں کے شرعی معاملات میں کتنا فرق آ چکا ہے۔بعض لوگ عجیب عجیب قسم کے استخارے ارجنٹ سروس کے طور پر بھی کرتے ہیں۔مختلف مساجد میں مختلف استخارہ کوریئر سروسز قائم ہیں۔کہیں UMS استخارہ سروس، کہیں AIREX استخارہ سروس اور کہیں T.C.S استخارہ سروس قائم ہے۔ان تمام سروسز کے بھاؤ بھی اپنی اپنی افادیت اور خصوصیت کے اعتبار سے مختلف ہیں۔بعض استخاروں کا نتیجہ چھتیس گھنٹوں میں، بعض کا چوبیس گھنٹوں میں اور بعض کا بارہ گھنٹوں میں برآمد ہو جاتا ہے۔غرض جتنا گڑ ڈالیں گے، اتنا ہی میٹھا ہوگا۔کسی کے تکیے کے نیچے پرچی لکھی مل جاتی ہے اور کسی کی گردن بیٹھے بٹھائے دائیں یا بائیں جانب گھومنے لگتی ہے۔یہ سب شعبدہ بازی اور شیطانی حرکات ہیں۔ [1]

استخارہ کے بارے میں چند ضعیف روایات

❀ رسول کریم ﷺ جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو کہتے:

((اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَ اخْتَرْلِیْ))

لیکن یہ حدیث صحیح نہیں، ضعیف ہے۔ [2] اس لیے استخارے کے باب میں یہ دلیل نہیں بنتی۔

رسول کریم ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ

---

[1] صلوۃ النبی کے حسین مناظر، ص: ۱۹۶۔

[2] سنن ترمذی، کتاب الدعوات، حدیث: ۳۵۱٦۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استخارہ

”جب تمہارا ارادہ کسی کام کے کرنے کا ہو تو اپنے پروردگار سے سات مرتبہ استخارہ کر لیا کرو۔ اس کے بعد اس مسئلے میں تفکر و تدبر کرو۔ پھر جو بات تمہارے دل میں راسخ ہو جائے اس میں بھلائی ہے۔“ ❶

❀ جو استخارہ کرے، وہ کبھی شرمندہ نہ ہو گا اور نہ نقصان اٹھائے گا۔ ❷

❀ استخارہ کرنا نیک نیتی کی علامت ہے اور استخارہ نہ کرنا بدقسمتی ہے۔ ❸

---

❶ اسنادہ ضعیف جدا۔ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی: ۶۷۷/۲، حدیث: ۵۹۹۔ عبیداللہ بن الحمیر ی مجہول الحال ہونے کے ساتھ یہ روایت ساقط بھی ہے۔

❷ المعجم الصغیر للطبرانی: ۷۸/۲۔ اسنادہ ضعیف جدا۔ عبدالقدوس بن حبیب الکلاعی متروک راوی ہے۔

❸ سنن ترمذی، کتاب القدر، باب ما جاء فی الرضاء بالقضاء، حدیث: ۲۱۵۱۔ محمد بن ابی حمید ضعیف راوی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سنن ابی داود
تحقیق
بہجۃ الناظرین شرح
ریاض الصالحین
تشریح و تخریج
سلسلہ احادیث صحیحہ
3
مکتبہ قدوسیہ
Tel: 042-37351124 , 37230585
Cell: 0321-4460487
E-mail: maktaba_quddusia@yahoo.com
Facebook: www.facebook/quddusia